سود کی تحصیل یا اس کا حساب کتاب!

نظامِ باطل کو ٹیکس دینے اور اس کی ملازمت کرنے میں فرق

سوال:- طاغوتی نظام کے اندر رہتے ہوئے ایک شخص اس کی ملازمت پر مجبور ہو جاتا ہے اور ایک دوسرا شخص تجارت کرتے ہوئے ٹیکس ادا کرنے کی مجبوری میں مبتلا ہوتا ہے۔ کیا ان دونوں مجبوریوں میں کوئی فرق ہے؟ درانحالیکہ نظامِ طاغوت کو دونوں سے یکساں تقویت پہنچتی ہے۔ پھر کیا جس طرح ملازمت پر مجبور ہو جانے والے کو ملازمت سے نکلنے کی فکر کرنی چاہیے، اسی طرح کیا ٹیکس دینے والے تاجر کو ٹیکس دہندگی سے بچنے کے لیے اپنی تجارت کو کم نہیں کرنا چاہیے؟

جواب:- طاغوتی نظام کی اضطراری ملازمت ہو یا اسے ٹیکس دینا ہو، دونوں مجبوریوں میں محض مجبوری ہونے کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں، البتہ اس پہلو سے فرق ضرور ہے کہ ایک مجبوری یعنی ملازمت سے آدمی کوشش کرے تو نکل سکتا ہے، مگر دوسری مجبوری سے اس وقت تک نہیں نکل سکتا جب تک یہ نظام بدل نہ جائے۔

اگر کوئی شخص جائز طریقوں سے تجارت کرتا ہے اور اس سے اس کے منافع میں ترقی ہوتی ہے تو اس کا صرف اس لیے تجارت کو گھٹانے اور گرانے کی کوشش کرنا کہ موجودہ طاغوتی نظام کو ٹیکس نہ دینا پڑے، صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ ٹیکس سے بچنے کے ساتھ اپنی اس مالی طاقت کو بھی کم کرنے کا موجب ہوگا جس سے وہ موجودہ نظام کو صالح نظام سے بدلنے کی کوشش کر سکتا ہے ـــــ مگر یہ حکم صرف اس شخص کے لیے ہے جو واقعی صالح نظام کے قیام میں اپنی مالی قوت کو صرف کر رہا ہو اور اس کی معاشی جدوجہد محض اپنے عیش کو بڑھانے کے لیے نہ ہو۔

دونوں مجبوریوں میں ایک فرق اس لحاظ سے بھی ہے کہ ملازم تو نظامِ باطل کے قیام و نفاذ اور استحکام و استقرار میں براہِ راست حصہ لے رہا ہے، لیکن ٹیکس دینے والا تاجر اس قیام میں حصہ